خلاف کرے گا - اس کا کوئی استحقاق نہ ہوگا۔ کہ وہ اس کے انتظام میں دخل دے - یا
اُس سے گزارہ لے۔ (اس امر کی تحقیق و تصفیہ کے لئے کہ انہوں نے شرط کو پورا
کیا ہے یا نہیں - ایک جماعت ناظر وقف مقرر ہوگی - وہی جماعت قدر فاضل کو
تعلیم دینے میں صرف کرنے کا استحقاق رکھے گی -) میری اِس وصیت میں میرے
کسی وارث کو کوئی شرعی یا قانونی عذر ہو تو وہ اُس کو بذریعہ تحریر ظاہر کرے
خواہ اس تحریر کو کسی اخبار میں چھپوا دے - یا میرے پاس بھیجدے - تا کہ میں
اس کو رسالہ میں مشتہر کرکے اس کا جواب دوں - اور اگر کسی نے کوئی عذر نہ کیا تو
اُس کے سکوت کو اُس کی رضا سمجھا جائیگا - اور بحکم حدیث نبوی اُس کی رضامندی
سے اِس وصیت کو جائز تصوّر کیا جائے گا - وہ حدیث یہ ہے قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتجوز وصیۃ لوارث الّا ان یشاء الورثۃ
یعنے وصیت کسی وارث کے لئے جائز نہیں - ہاں اس صورت میں جائز ہے کہ
باقی ورثہ اُس کو مان لیں - *

(ابو سعید محمد حسین)

یونیورسٹی کمیشن کی رپورٹ پر اسلامی عام رائے

یونیورسٹی کمیشن کی رپورٹ حسب معمول قدیم دفتر اشاعۃ السنہ میں بھی پہونچی - اس پورٹ
کا ترجمہ بہت سے اخبارات میں شایع ہوچکا ہے - اس لئے اب ہم اس کی اشاعت کی ضرورت
نہیں دیکھتے - اور نہ اس کے تجاویز اور سفارشون کی نسبت اظہار رائے کی ضرورت
دیکھتے ہیں - کیونکہ وہ بھی اکثر اخباروں میں ظاہر ہوچکی ہے - ہم صرف کمیشن کی اس
تجویز کی نسبت کہ پنجاب یونیورسٹی میں مشرقی علوم کی ڈگریاں حاصل کرنیوالوں کے لئے
انگریزی تعلیم کو لازم کردیا جاوئے - اسلامی عام رائے ظاہر کرتی ہیں - جو ہمارا خاص منصبی

فرض ہے۔ اور وہ رائے کسی اور اخبار میں ہماری نظر سے نہیں گذری:-

اور وہ یہہ ہے

کہ اُدھر تو کمیشن نے سنڈیکیٹ کی جانب سے فیس کا بہت زیادہ مقرر ہونا۔ اور دوسرے درجے کے کالجوں کا بند ہو جانا تجویز کرکے عام مسلمانوں پر جن میں اکثر کم استطاعت ہیں اعلے تعلیم کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ جس پر مسلمانوں کی پبلک خصوصًا بنگالہ میں بہت واویلا مچگیا ہے۔ اور محمڈن ڈیفنس ایسوسی ایشن کلکتہ نے ایک مجمع عام میں اظہار ناراضی کیا۔ اور ادھر پنجاب یونیورسٹی کے اورنٹیل برانچ میں انگریزی دانی کو لازمی ٹھرا کر ان مسلمانوں کو جو کسی مجبوری کی وجہ سے انگریزی حاصل نہیں کرسکتے۔ اور مشرقی علوم مین ترقی کے خواہاں ہیں۔ اور ان میں وہ مسلمان اور غیر مسلم رؤسا و اعیان پنجاب بھی داخل ہیں۔ جنھوں نے ہزارہا روپیہ مشرقی علوم کی ترقی و اعزاز کے لئے عطا کیا تھا سخت صدمہ پہنچا ہے۔ کمیشن کی یہ سفارش منظور ہو گئی تو ان مسلمانون پر یہ مضمون صادق آویگا۔ ؎ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم + نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے +

اس نتیجہ ناراضگی عام اہل اسلام) سے نظر اُٹھا کر انگریزی کو لازمی کر دینے کی شرط کو نظر غور و تعمق سے دیکھا جائے تو بھی یہ شرط عبث و فضول نظر آتی ہے کیونکہ یہ شرط تحصیل حاصل ہے۔

جو لوگ اورنٹیل کالج میں پڑھکر کوئی علمی ڈگری حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر انکی غرض اس ڈگری حاصل کرنے سے سرکاری ملازمت ہوتی ہے تو وہ خوب یقین رکھتے اور ایمان لاچکے ہیں کہ سرکاری ملازمت انگریزی پڑھنے کے سوا ناممکن ہے۔ اس یقین و ایمان کے تقاضے سے وہ انگریزی پڑھنے کو ایسا فرض جانتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ اورنٹیل کالج میں انگریزی پڑھنے کی ممانعت بھی کر دی تو وہ اس کالج کو چھوڑ دینگے۔ یا کالج میں رہکر خارجی سکولوں اور پرائیویٹ وسائل سے انگریزی پڑھ کر اسکا امتحان دینگے۔ گو سب کو سرکاری ملازمت ملنا ایک خام خیال اور سودائے محال ہے۔ گورنمنٹ باواز بلند کہہ رہی ہے اور گورنر جنرلوں اور لفٹنٹ گورنروں سے درباروں میں بارہا یہ آواز سُنی گئی ہے کہ تعلیم انگریزی ملک میں شائستگی پھیلانیکی غرض سے ہے نہ سرکاری ملازمت دینے کے وعدے سے اور یہ بات تجربہ میں

بھی آ چکی ہے۔ مدراس اور بنگال میں گریجوایٹ (تعلیم یافتہ) دربدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور نوکری نہیں ملتی ڈاکٹر لیٹنر بانی
اورینٹل کالج کلکتہ میں پہنچے تو انکو اسٹیشن پر بوجھہ اُٹھانے کے طالب دو قلی ملے۔ ایک گریجوایٹ (ایم اے۔ یا بی اے)
دوسرا ان پڑھ ڈاکٹر لیٹنر نے اپنا بوجھہ دینے کیلئے اسی کو پسند کیا جو ان پڑھ تھا۔ انہی کا یہ بیان ہے کہ ایک ایم اے یا بی اے
کو بارہ روپیہ یا سلائی بیچتے دیکھا۔ پنجاب میں ہنوز انگریزی خوانوں کی یہ کثرت نہیں ہوئی۔ ابھی یہاں انگریزی خوانی کا
عشق جوبن پر ہے مگر تاہم ہم دیکھہ رہے ہیں کہ بہت سے مڈل و انٹرنس پاس شدہ نوکری کیلئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ بعض
چٹھی رسانی کے طالب ہیں اور وہ بھی نہیں ملتی ادھر نوکری کی یہ حالت ہے اُدھر ان سے انکا اپنا آبا و اجداد کا کام دوکانداری
کاشتکاری و حرفت وغیرہ بھی نہیں ہو سکتا۔ کوٹ پتلون اور انگریزی بوٹ اور چرٹ اور انگریزی طرز معاشرت ان کو ان
آبائی کاموں اور پیشوں سے مانع ہو رہا ہے انکے حال پر یہ مثل خوب صادق آ رہی ہے سہ دو نو دین سے گئے پانڈے
نہ حلوا نہ مانڈے + پس ایسی حالت میں اور انگریزی کے ایسے دلدادہ اور فدائی اشخاص کے لئے انگریزی کو لازمی کرنا ایک امر
حاصل کی تحصیل و عبث نہیں تو اور کیا ہے۔ اور جو لوگ اورینٹل شاخوں کی ڈگریاں حاصل کرنے سے سرکاری ملازمت کی
غرض نہیں رکھتے بلکہ وہ علم لیاقت اور تعلیم یافتہ ہونیکی عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس تعلیم سے قومی یا مذہبی فواید
مدنظر رکھتے ہیں انکے لئے انگریزی کو لازمی کر دینا انصاف کا اور انکے مقاصد کا خون کرنا نہیں تو اور کیا ہے گورنمنٹ سے التجا
و امید ہے کہ وہ اورینٹل کالج کے متعلموں کو انگریزی دانی شرط سے بری رکھے۔ تعلیم سے جو گورنمنٹ کا مقصود ہے (یعنی شائستگی
پھیلانا اور تہذیب سکھانا) وہ مشرقی علوم سے بخوبی حاصل ہو سکتا ہے۔ بلکہ سچ پوچھو تو جو شائستگی و تہذیب اخلاق مشرقی
علوم سے حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ انگریزی خوانی سے حاصل ہونا ناممکن ہے یہ شکایت بھی بڑے بڑے جلیل القدر عہدہ
داران گورنمنٹ کی سپیچوں میں سنی گئی ہے کہ اکثر انگریزی خوان متکبر اور بے ادب ہوتے ہیں اور پرانے مشرقی علوم کے
تعلیم یافتہ منکسر مزاج و با ادب۔ ہمارے اس مضمون کو پڑھکر انگریزی خوان نوجوان جنکو انگریزی نے حضیض اِملاس سے اوج
تمول پر پہنچا دیا ہے اور اس وجہ سے انکے خیال میں انگریزی دانی معراج ہے ناخوش ہونگے۔ مگر تھوڑے تدبر و غور
سے وہ اس ناخوشی کو واپس لینگے۔ ہم انگریزی دانی کے مخالف نہیں۔ حامی ہیں۔ اور انگریزی کی تائید
میں کئی مضامین رسالہ میں چھاپ چکے ہیں۔ ہمارا مقصود اس مضمون سے یہ ہے کہ انگریزی تو خود بخود ترقی کر رہی ہے
اور اسکا سیلاب ایسا اُمڈا چلا آ رہا ہے کہ اسکو کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ لہذا انگریزی کے ساتھہ مشرقی علوم عربی

۴ وغیرہ کو بھی ترقی دینا قومی ترقی کی شرط ہے۔ اسمیں انگریزی دانی کی شرط لگانا اس قوی ترقی کو روکنا اور خلاف انصاف ہے۔ انگریزی خوان قوم میں فیصدی بحافے ہوں تو کم از کم پانچ
تو مشرقی علوم کے ماہر بھی نکلیں۔ خصوصاً عربی خوان علماء و فضلا جو دین و ایمان کے حامی ہوں اور اخلاق و شائستگی کے بانی مبانی + شکریہ و شکایت جن حضرات
معاونین نے اشاعۃ السنہ کے دوبارہ جاری ہونے پر اظہار مسرت کر کے اسکو اپنی چندہ ارسال فرمایا یا ارسال چندہ کا وعدہ دیا ہے مہتمم انکا دل سے شکر گذار ہے۔ اور جن نامہربان اخوان نے خط و طلب
چندہ کا جواب تک نہیں دیا انپر سخت افسوس ہے کیا وہ اسکے جاری ہونے سے ناخوش ہیں۔ اگر ایسا ہو تو وہ اطلاع دیں تاکہ انکا رسالہ بند کر دیا
جاوے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ انکی ناخوشی سے طبع رسالہ کو موقوف کیا جاوے سہ گر نہبیند بروز شپر چشم۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ + راست خواہی ہزار چشم چنان۔ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ +